مولانا عبدالقیوم حقانی فاضل و مدرس دار العلوم حقانیہ

خوانِ زعفران

محدثین عطار اور فقہاء اطباء ہیں

عبداللہ بن عمر کی روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ امام اعمش کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ انہوں نے کچھ مسائل کا تذکرہ کیا اور بعض کے بارے میں امام ابوحنیفہ کی رائے معلوم کرنا چاہی۔ امام صاحب نے تفصیل سے ان کا شافی جواب دیا۔ امام اعمش نے پوچھا۔ آپ یہ جواب کہاں سے دے رہے ہیں؟

امام ابوحنیفہ نے فرمایا۔ اس حدیث سے جو آپ نے ہمیں ابی صالح عن ابی ہریرہ کی سند سے بیان کی تھی، نیز فلاں فلاں صحابی کی روایت سے جو آپ سے ہم نے سنی تھیں۔ امام اعمش متعجب ہوئے اور امام ابوحنیفہ کو ان کی فقہی مہارت اور حدیث دانی کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکے اور بے اختیار پکار اٹھے۔

یا معشر الفقہاء! انتم الاطباء و نحن الصیادلہ[1]

اے جماعت فقہاء! تم لوگ اطباء ہو اور ہم پنساری ہیں۔

ابوحنیفہ کا علم حضرت خضر کے علم سے مستفاد ہے

ازہر بن کیسان کی روایت ہے کہ

مجھے ایک مرتبہ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ دیکھا کہ آپ کے پیچھے دو اور بزرگ شخصیتیں بھی تشریف فرما ہیں۔ ان دنوں مجھے امام ابوحنیفہ کے علوم و معارف کی تحصیل مطالعہ کا شغف زیادہ تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ آگے تشریف فرما ہونے والے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے پیچھے کے دونوں بزرگ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر فاروق رضؓ ہیں، میں نے حضرات شیخین سے عرض کیا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ فرمانے لگے ضرور دریافت کر لیجئے مگر آواز اونچی نہ ہونے پائے تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے امام ابوحنیفہ کے علم کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔

ھذا علم انتسخ من علم الخضر[2]

ابوحنیفہ کے پاس ایسا علم لدنی ہے جو حضرت خضر کے علم سے مستفاد ہے

---

[1] عقود الجمان ص ۳۲۱ و مناقب الامام ابی حنیفہ للذھبی ص ۲۱

[2] جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۳۱ و خیرات الحسان ص ۶۳ و عقود الجمان ص ۳۶۸

امام ابو حنیفہ سے مجھے حیا آتی ہے

امام شافعیؒ ایک مرتبہ امام اعظم ابو حنیفہ کی قبر مبارک پر حاضر ہوئے اور امام صاحب کیلئے دعائے مغفرت کی۔ اتفاق سے صبح کی نماز پڑھنے کا وقت آیا تو امام شافعیؒ نے صبح کی نماز میں اپنے ہمیشہ کے معمول کی مخالفت کرتے ہوئے دعائے قنوت نہ پڑھی اور بسم اللہ میں جہر کے بجائے اخفار کیا جبکہ ان کا مسلک ہے کہ تمام سال صلوٰۃ صبح میں دعائے قنوت پڑھی جائے اور بسم اللہ میں جھر کیا جائے۔ جب ان سے اپنے ہمیشہ کے معمول کے ترک کر دینے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا۔

"اس مرقد مبارک کے صاحب امام ابو حنیفہ سے مجھے حیا آتی ہے میں نے ادباً و احتراماً ان کے ہاں موجود ہوتے ہوئے اپنی رائے و مسلک کو ترک کر دیا ہے۔ [1]

امام باقرؒ نے ابو حنیفہؒ کی پیشانی کو بوسہ دیا

امام اعظم ابو حنیفہؒ کی ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں امام باقر سے ملاقات ہو گئی امام باقر کو چونکہ آپ کے بارے میں غلط روایات پہنچی تھیں اس لئے وہ آپ سے بدگمان رہتے تھے، چنانچہ کہنے لگے آپ وہی ابو حنیفہ ہیں جس نے میرے نانا کے دین کو بدل دیا (اور قطعی نصوص اور قرآن و حدیث کے مقابلہ میں قیاس کو ترجیح دینے کا اصول اپنایا ہے)

امام اعظم ابو حنیفہ نے نہایت احترام اور ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے عرض کیا۔

حضرت! آپ تشریف رکھیں تاکہ اصل واقعہ اور صحیح صورت حال آپ کی خدمت میں پیش کر سکوں

چنانچہ امام باقر تشریف فرما ہو گئے تو امام ابو حنیفہ شاگردوں کی طرح ان کے سامنے دو زانو بیٹھ کر عرض کرنے لگے کہ حضرت! یہ بتلائیے کہ عورت کمزور ہے یا مرد؟ امام باقر نے کہا عورت۔

پھر امام صاحب نے کہا، اور یہ بتلائیے کہ عورت کا حصہ کتنا ہے اور مرد کا؟

امام باقر نے فرمایا۔ مرد کے دو حصے ہیں اور عورت کا ایک حصہ۔

تب امام ابو حنیفہ نے بڑے اطمینان اور پُر اعتماد لہجے میں فرمایا۔ حضرت! اگر میں قیاس سے کام لیتا، جیسا کہ آپ تک غلط روایات پہنچی ہیں تو عورت کے ضعیف ہونے کے پیش نظر اس کے دو حصے مقرر کرتا، اس کے بعد امام ابو حنیفہ نے دریافت فرمایا۔ حضرت! یہ بتلائیے کہ نماز افضل ہے یا روزہ؟ امام باقر نے جواب دیا کہ نماز افضل ہے۔ تب امام ابو حنیفہ نے فرمایا۔ حضرت! اگر میں قیاس سے کام لیتا تو عورت سے ایام حیض کی نمازوں کی قضا ادا کرواتا اور روزے کی قضا نہ ادا کراتا کیونکہ نماز روزہ سے افضل ہے۔ پھر دریافت کیا کہ حضرت! یہ بتلائیے کہ منی کا نطفہ زیادہ نجس ہے یا پیشاب؟ امام باقر نے جواب دیا۔ پیشاب، تو امام ابو حنیفہ نے فرمایا۔ اگر میں قیاس سے کام لیتا تو پیشاب سے غسل کو واجب قرار دیتا اور منی کے نطفہ سے صرف وضو کو فرض

[1] عقود الجمان ص ۳۶۳

قرار دیتا مگر ایسا نہیں کرتا ہوں۔

تب امام باقر نے امام ابوحنیفہ کی زبردست تحسین کی اور امام صاحب کی پیشانی کو بوسہ دیا[۱]

ابوحنیفہ سے علم حاصل کرکے اس پر عمل کرو کروہ اچھے آدمی ہیں

مسدد بن عبدالرحمان البصری سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے رکن اور مقام کے درمیان نیند آئی۔ دیکھتا ہوں کہ خواب میں میرے پاس ایک بزرگ شخصیت آئی اور کہا تو اس جگہ سوتا ہے۔ یہ تو وہ مقام ہے جس جگہ اللہ سے جو دعا کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے، چنانچہ میں نیند سے بیدار ہوا اور سنبھلا اور بڑی جلدی اور اہتمام سے مسلمانوں اور مومنوں کی مغفرت کے لئے دعا کرنے لگا، میں ابھی مصروفِ دعا تھا کہ مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا۔ اب کے بار خواب میں جناب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت وملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ: آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کوفہ میں رہتا ہے اور اس کا نام نعمان ہے۔ کیا میں اس سے علم حاصل کروں۔

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ہاں۔ اس سے علم حاصل کر اور اس پر عمل کر کروہ اچھا آدمی ہے۔"

میں نیند سے بیدار ہوا کہ صبح کی اذان ہوگئی، اور خدا کی قسم! اس سے قبل میں ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کو سب لوگوں سے برا آدمی سمجھتا تھا لیکن اب میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں کہ یہ کوتاہی مجھ سے سرزد ہوئی۔[۲]

امام ابوحنیفہ رح، تاجدار نبوت کی گود میں

جناب شیخ بوعلی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت بلال رض کی قبر کے قریب سویا ہوا تھا تو میں نے خواب[۳] میں دیکھا کہ میں گویا مکہ معظمہ میں ہوں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باب ابن شیبہ سے ایک معمر شخص کو اپنی آغوش مبارک میں لئے ہوئے تشریف لائے

۱۔ مناقب موفق ج۱ ص۱۶۸ دعقود الجمان ص۲۷۹

۲۔ مناقب موفق ج۱ ص۲۰۵، والخیرات الحسان ص۶۵

۳۔ تذکرۃ الاولیاء۔ اس سلسلے میں یہ بات ملحوظ رہے کہ خواب سے نہ تو کوئی حکم ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی اس پر کسی شرعی حکم کا مدار ہے، وجہ یہ ہے کہ بحالت نیند انسان تحمل اور ضبط کے وصف کمال سے محروم ہوتا ہے، جبکہ روایت اور سند حدیث کے لئے یہ بنیادی شرط ہے، تاہم فضیلت وعظمت اور کسی شخص کی بزرگی وفضائل کے لئے اس کے بیان میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ بمقتضائے حدیث ومعمولِ رسول کے پسندیدہ

میں حیرت زدہ اور سراپا استفہام ہوگیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حیرت و استعجاب اور ارادۂ استفسار سمجھتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"یہ مسلمانوں کا امام اور تمہارے ملک کا باشندہ ابو حنیفہ ہے۔"

بقیہ حاشیہ از صفحہ گذشتہ

۵ اور مجوب ہے کہ رویائے صالحہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من رآنی فی المنام فقد رآنی	جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا
فان الشیطان لا یتمثل بی	اس لئے کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

(بخاری و مسلم باب رویائے صالحہ)

لہذا ہمارے نقل کردہ خواب محض عقیدت نہیں بلکہ حدیث کے پیش نظر وہ عین شریعت ہیں۔ علامہ ابن حجر لکھتے ہیں کہ

فما قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نومہ و یقظتہ فھو حق	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب یا بیداری میں جو کچھ بھی فرمایا، وہی حق ہے۔

(از شحنۃ الجید)

از ص ۳۱

یہ بھی یاد رہے کہ روایت بالمعنی کا یہ اختلاف اکثر علماء کے یہاں نظر آتی ہے قرن اول میں بھی روایت بالمعنی اسی دائرہ میں ہوتی رہی ہے جسے مفر نہیں کہا جا سکتا اسلئے اس بحث کو از سر نو چھیڑنا فضول ہے جبکہ زمانہ بھی لد چکا ہے اور امت نے ان صحیح کتابوں کی صحت کے ساتھ ذکر کردہ حدیثوں کی صحت پر بھی اجماع کر لیا ہے تو پھر دلوں میں شکوک پیدا ہونے کی کوئی گنجائش بھی نہیں رہ جاتی جبکہ یہ حدیثیں انتہائی محفوظ طریقوں سے امت کے سب سے بہترین گروہ صحابہ اور تابعین کے ہاتھوں ہم تک پہنچی ہے تو کیا شک و شبہ کی ادنیٰ سی گنجائش بھی رہ جائے گی۔

Safety MILK

THE MILK THAT
ADDS TASTE TO
WHATEVER
WHEREVER
WHENEVER
YOU TAKE
YOUR SAFETY
IS OUR Safety MILK